

ہم کون ہیں؟

مسلم معاشرہ - کیسا ہے، کیسا ہونا چاہیے!

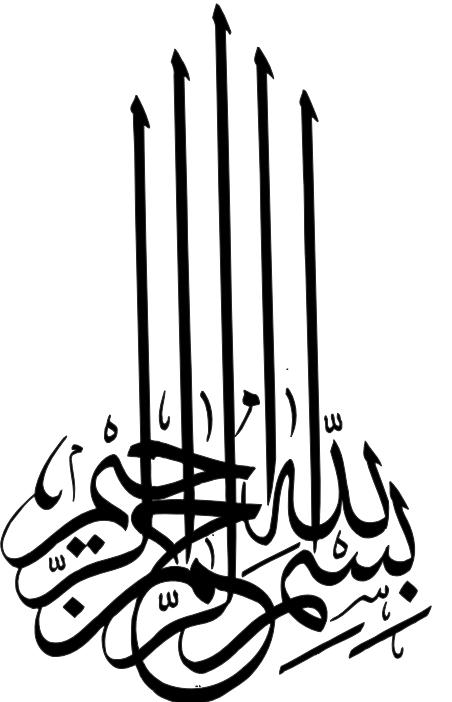
دوسراترمیم شدہ ایڈیشن

آر۔ امین



ایں بک

خالی



ہم کون ہیں؟ مسلم معاشرہ۔ کیا ہے، کیا ہونا چاہیے।

ائس بک

اول اشاعت : گلپرہنگ ۱۸ جولائی ۲۰۰۶ء

دوم اشاعت : گلپرہنگ ۱۸ اگست ۲۰۰۷ء

دوسری اشاعت : دوسرا پرہنگ ۹ نومبر ۲۰۰۵ء

سوم اشاعت : گلپرہنگ ۱۸ اپریل ۲۰۰۸ء

قیمت : ۱۵۰ روپے

ائس ون نے ذیروں ان اور شائع کی جس کا سماں ایس ڈیپھنٹ ڈائیٹھر تھا
جلد حقوق محفوظ © ۲۰۰۹ - ۲۰۰۶ ایس ون

اس کتاب کا کوئی حصہ بھی پبلش کر تجویزی ایجاد کا نہیں یا کسی بھی طریقے سے دوبارہ شائع نہیں کیا جا سکتا۔ جریدے مطبوعات کے لئے اور کاروباری
سوالات کے لئے پبلش سے مدرجہ ذیل پر اابلیکھیج:

<http://www.accone.org>

ISBN: 978-969-8464-41-7

ملک: گرین پرہنگ پبلیشور

حال بالکل مختلف ہے۔ بست میں پنچیں اڑانا تو ایک کھیل ہی ہے لیکن پنگ بازی کے ساتھ ساتھ ناج گانا اور گروں کی چھتوں پر چڑھ کر ہٹا بازی کرنا یقیناً ہماری تہذیب کا حصہ نہیں ہے بلکہ ہندوانہ کلپر کی عکسی کرتا ہے۔ جو لوگ بست کو ایک کھیل ہنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں انھیں ایک کھیل اور ہمارے عرق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے معاشرے کی ہائی کلاس کے پاس شاید کوئی تغیری مشظہ نہیں رہا اس لئے انھوں نے بیساکھی اور ہولی مجیسے تھوا رہی بڑی دعوم دعام سے منانے شروع کر دیئے ہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہونے کے باوجود آج تک کسی قوم کا تنا منا نہیں کر سکے کہ ہماری عبید یا کوئی اور تھوا کوئی دوسرا قوم منا نے لیکن ہم نے کتنی آسانی سے دوسروں کے تھوا اپنانے لئے یہ تھوا ریا مزاروں پر جانے کا سلسلہ تو صرف چند ناظر ہری اثرات میں سے ہیں بہت سی چیزوں تو ہم ایسی کرنے لگے ہیں جن کی ہماری نئی نسل کو قطعاً خبر نہیں کہ کہاں سے ہمارے ماحول میں شامل ہو رہی ہیں۔ سب سے پہلے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ان عادات و اطوار کی نشاندہی کی جائے جو ہمارے معاشرے میں باہر سے آگئی ہیں۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ ان کا سدید باب کس طرح کرنا ہے؟

زندگی کا شور دینے کے سلسلے میں شائع کی جانے والی یہ تیری کتاب "ہم کون ہیں؟" ہے۔ اس سلسلے میں پہلے دو حصے ۲۰۰۰ء میں شور زندگی اول اور دو مم کے نام سے شائع ہو چکے ہیں جو کتاب "شور زندگی" (مکمل جلد اول اور جلد دو مم) کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ موجودہ جلد بھی زندگی کا شور دینے کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ ان حقائق پر مشتمل ہے جو دراصل اسلام کا حصہ ہیں لیکن ہمیں خبر نہیں ہے۔ اس سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری قوم اپنے راستے سے بالکل بھک چکی ہے اور نہ سب کی آڑ میں ہم ایک ایسے طرز زندگی کا فکار ہو چکے ہیں جس کا ہمارے دین یعنی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسرا حصہ ہماری ایسی عادات کی نشاندہی کرتا ہے جو ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ کتاب کا تیرا حصہ اس طرز زندگی کی جانب ہمیں متوجہ کرواتا ہے جو دراصل ایک مسلمان کو اختیار کرنا چاہیے۔ چوتھا حصہ ہمارے معاشرے کے ایک بہت ہی نازک اور قابل توجہ پہلو یعنی عورت کی عظمت و احترام کے سلسلے میں ہے۔ کتاب کے آخر میں دیے گئے دو مضمونیں ہمیں ان تلخ حقائق اور تباہی کی جانب لے جانے والے غلط رویوں سے آگاہی فراہم کرتے ہیں جن پر چلتے چلتے ہم اپنی ہی شاخت کو بیٹھے ہیں اور ساتھ تھی ایک باوقار قوم کی تھکیل کے لئے بھرپور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ کتاب اُن مسائل اور اُن کے مکمل حل کی طرف توجہ دلاتی ہے جو

بارے میں دریافت کیا جائے جو ان کے ساتھ ہمسایہ میں رہے ہوں تو جو کچھ ہمارے ملک میں پچھلے پچاس سال سے ہو رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ جواب ملنا نظر آتا ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ "اگر کسی کے بارے میں جانتا چاہو تو اُس کے ہمسایے سے پوچھو۔"

لہذا ہم نے بھی ہندو قوم کے بارے میں ان کے ہمسایوں سے کافی معلومات اکٹھی کی ہیں۔ ہمارے بزرگوں کے مطابق یہ ایک تیز دماغ قوم ہے اور بہت دور کا سوچتی ہے۔ دوسری طرف یہ لوگ اسلام کی طاقت سے واقف بھی ہیں اور خوفزدہ بھی۔ ایک چھوٹی سال کی بزرگ خاتون نے ہمیں پہتے ہوئے بتایا کہ ان کی ہندو سہیلیاں نماز کے اوقات میں ان کے گھر آنے سے گھبرا تھیں اور اگر کسی وہ نماز کے وقت کے بعد نوافل ادا کر رہی ہوتی اور اچاک ک کوئی ہندو ملنے آ جاتا تو وہ خوفزدہ ہو جاتا تھا۔ ہندو ایک ایسی قوم ہے جو گلے کا کر چڑھا گوپنے کے اصول پر لیتھن رکھتی ہے۔ گلے تو یہ ہماری نوجوان نسل کو لگا کر چڑھا گوپنے کی کڑباقی ہے۔ اس کا ثبوت انھوں نے خود ایسے بیانات کے ذریعے مہیا کیا ہے۔ پچھرہ صفحہ قتل ہندوستان کی ایک مشہور شخصیت نے پیان دیا تھا کہ ہم پاکستان کو نفع تو نہیں کر سکتے البتہ اس کی نوجوان نسل کے دماغوں کو فتح کر چکے ہیں۔ اسی طرح ایک اور مشہور شخصیت نے ہمارے سے پیار محبت کا انہصار کرتے ہوئے پیان دیا کہ ہندوستانی اور پاکستانی بہت ملنے لگے لوگ ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ہم کھڑے یا بیٹھے ہوئے بتوں کو پوچھتے ہیں اور یہ قبروں میں لیٹھے ہوئے نہ پوچھتے ہیں۔

Electronic Media کے ذریعے ہندو چکر ہماری زندگیوں میں سرایت کر چکا ہے۔ نوجوان نسل کو کسی اسلامی ہیردیا صحابہ کرام کے برکت انھیں فلاحی ہیردیز کے نام زیادہ یاد ہیں۔ اپنی فلموں کے ذریعے سے یہ لوگ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کرنے پر تھے ہوئے ہیں۔ تقریباً ہر فلم میں یہ بیغام دیا جاتا ہے کہ پاکستان کا بننا ایک غلطی تھی اور ہمارے رہنماؤں نے پاکستان بنانا کریم و فتوح کا شوت دیا ہے۔ پھر ان فلموں کو خوب مرچ مصالے لگا کر ہماری ان پڑھ قوم کے لئے کھلے عام پیش کیا جاتا ہے۔ تینی یہ ہے کہ پاکستان کا ہرچہ سکول جائے یا نہ جائے اٹھیا کی ہر نئی فلم سے ضرور واقف ہوتا ہے۔ ہماری قوم نے دشمن کے ان بے ہودہ حربوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں جس کی تازہ ترین مثال بست کا تھوا رہے۔ اٹھیا میں بست کا تھوا تو مٹایا جاتا ہے لیکن اس میں پنگ بازی کے علاوہ بہت کچھ ہوتا ہے۔ جن کا تعلق غالباً اُن کی تہذیب کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ جس میں ناج گان اس فہرست ہے۔ اگر ہماری قوم نے بست کو محض ایک کھیل کے طور پر اپنایا ہوتا تو کوئی مضا نقہ نہیں تھا لیکن صورت سانپ بھی مرجاتا ہے اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹتی۔ ہمارے ایسے بزرگوار جو ہندوستان میں رہے ہیں اگر ان سے ہندوؤں کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ کیسے لوگ تھے یا پھر ایسے لوگوں سے اس قوم کی ذہنیت کے

پہلے ایڈیشن کا پیش لفظ

السلام علیکم! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ بیسوی صدی انسانیت کے لئے نہ صرف بے شمار ایجادات اور نئے تصورات لے کر آئی ہے بلکہ ساتھ میں تبدیلی کا پیغام بھی لائی ہے۔ اگر ہم بھلی صدی کا شروع سے آخونک ایک جائزہ لیں تو چلی جگہ عظیم سے لے کر بیسویں صدی کے درمیان تک بے شمار ممالک دنیا کے نقشے پر ابھرے جن میں ہمارا پیارا ملک پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستان کے وجود میں آنے پر جن لوگوں کو بہت خوشی نہ ہوئی انھیں یہ تسلی ضرورتی کہ یہ ملک اتنی کمزور حالت میں پیدا ہوا ہے کہ چند مہینوں سے زیادہ چل نہیں سکے گا اور انھوں نے اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بہت گھٹیا ہٹھنڈے بھی اپنانے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور ہماری قوم کی ثابت قدمی کے آگے ان کی نہیں چلی۔ بھر حال پاکستان کے گلڑے کر کے ہمارے دشمنوں نے کسی حد تک اپنے مشن میں کامیابی حاصل بھی کر لی ہے۔ پاکستان کو وجود میں آئے پچاس سال سے زائد ہو چکے ہیں۔ یہاں ایک نسل تو وہ موجود ہے جنہوں نے پاکستان قائم کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اپنی ذات کو پیچھے چھوڑ کر خالصتاً اپنے دن کے لئے قربانیاں دیں لیکن اس کے بعد جو دوسرا نسل پاکستان میں پروان چڑھی انھیں چونکہ ایک بناہما یا ملک مل گیا۔ لہذا انھوں نے اپنے گمراہ کوٹھیاں بنانی شروع کر دیں۔ اس طرح ایک طرف تو مقابلہ ہمازی شروع ہو گئی اور دوسری طرف ان لوگوں کو اتنی فرستہ نہیں کیا تھا کہ آئندہ آنے والی نسل کو تربیت کی ٹھکل میں کچھ دے سکتے۔ اس صورت حال سے دشمنوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ وہ تو پاکستان کے قیام کے بعد سے ہی کسی موقع کی ٹھلاں میں تھے کہ اس قوم کو ختم کیا جائے۔ آج کے اٹاک (Atomic) دور میں کسی قوم کو ظاہری طور پر دشمن بنا لیتا تو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر کسی قوم کو ہیئت طور پر مغلوب کر دیا جائے تو وہ قوم خود بخود تم ہو جاتی ہے۔ اس طرح دشمن بھی فائدے میں رہتا ہے کیونکہ اسے کوئی بین الاقوامی دباؤ برداشت نہیں کرنا پڑتا اور کام بڑی صفائی سے ہو جاتا ہے۔ آسان زبان میں اس کو ایسے سمجھا جاسکتا ہے کہ سانپ بھی مرجاتا ہے اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹتی۔ ہمارے ایسے بزرگوار جو ہندوستان میں رہے ہیں اگر ان سے ہندوؤں کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ کیسے لوگ تھے یا پھر ایسے لوگوں سے اس قوم کی ذہنیت کے

ہمارے معاشرے کے عام افراد کو درپیش ہیں۔ انہیں لیرج اور سوچ کو ٹھیک راہوں پر قائم رکھنے کے لئے دنیا کے بہترین ذرائع یعنی قرآن اور حدیث کی مدد لی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ پڑھنے والوں کے لئے یہ کتاب فائدہ مند ثابت ہوگی۔ ہم آپ کے Feedback کے منتظر ہیں گے۔ والسلام

پبلشر

اس ایڈیشن کا پیش لفظ

”ہم کون ہیں؟ تُنْ خَلَقَ“ کا پہلا ایڈیشن لام ۲۰۰۴ء میں ہبھی وضع مارکیٹ میں آیا۔ ہمیں بے حد خوشی ہے کہ اس کتاب کے قارئین کی طرف سے موصول ہونے والا feedback بے حد تاثر کن اور حوصلہ افزاء تھا۔ ایک اور دلچسپ بات جو سامنے آئی وہ یہ کہ اس کتاب کو پاکستان کے کچھ بڑے تعلیمی اداروں کے اساتذہ نے اپنے طلباء کو پڑھنے کے لئے recommend کیا ہے اور کچھ ادارے تو اس کتاب کو طلباء کے تعلیمی نصاب کا باقاعدہ حصہ بنانے کے لئے کوشش ہیں۔

مزید سیکھنے اور بہتر بننے کا عمل تو مسلسل اور ہمیشہ جاری رہتا ہے لہذا اس کتاب کو مزید بہتر اور معیاری بنانے کے لئے اس پر تھوڑا سا کام کیا گیا ہے۔ گذشتہ کتاب میں قرآنی حوالاجات اور typos کی کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں؛ اس ایڈیشن میں انہیں درست کیا گیا ہے اور اس کو مزید بہتر صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب کے مسودے میں بہر حال کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ امید ہے کہ ہماری یہ کوشش ضرور فائدہ مند ثابت ہوگی۔ ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھیے گا اور اپنی گروہ قدر آراء سے نوازتے رہیے گا۔ اپنا خیال رکھیے گا۔

شکریہ

پبلشر

خالی

ہم کون ہیں؟

مسلم معاشرہ - کیسا ہے، کیسا ہونا چاہیے!

فہرست مضمایں

(حصہ اول)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مغربی لکھریا اسلام	۱
۲	گروں میں Privacy کے حقوق	۱۱
۳	مشترک خاندانی نظام	۲۱
۴	جبزہ اور شادی کی رسومات	۳۵

(حصہ د وئم)

۱	ہماری ترقی میں حائل ہماری عادتیں	۵۱
۲	انکے پہاڑ	۵۷
۳	ہم کب بڑے ہو گئے؟	۶۹
۴	خواتین کی تعلیم یا پھر علم و آگہی؟	۷۷
۵	ریٹائرمنٹ کا بجوت	۹۳
۶	ہماری وضع قطع	۱۰۷

(حصہ سوئم)

۱	بے مقصدیت	۱۱۹
۲	بامقصد زندگی کیا ہے؟	۱۳۱
	انفرادی مقصدِ حیات	۱۳۹

حصہ اول

(حصہ چہارم)		منزل مقصود کی تلاش!	منزل مقصود تک پہنچنے کے شہری اصول	۵
۱۶۹		عظمتِ نسوان		۱
۱۷۳		پیوں کی پیدائش، شادی میں ان کی مریضی		۲
۱۸۱		عورت کو مارنا		۳
۱۸۵		زنا		۴
۱۹۱		ہم کہاں جا رہے ہیں؟		۱
۱۹۵		ہم کہیں ایک ہجوم نہ ہوں۔۔۔		۲
	روشن راہیں			